

امیر اہل سنت سے والدین کے بارے میں سوال جواب

سنت: 17

- 08 والدین کو نیکی کی دعوت کیسے دیں؟
- 04 شادی کے بعد والدین سے علیحدہ ہونا کیسا؟
- 17 فوت شدہ والدین کے نام کی قربانی
- 09 والدین میں علیحدگی ہو جائے تو اولاد کیا کرے؟

شیخ طریقت، امیر اہل سنت، بانی دعوت اسلامی، حضرت علامہ مولانا ابو بلال
محمد الیاس عطار قادری رضوی رحمۃ اللہ علیہ کے ملفوظات کا تحریری گلدستہ

ہینکٹن،

المدریۃ للعالمیۃ
Islamic Research Center

الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى سَيِّدِ الْمُرْسَلِينَ ط
 آمَّا بَعْدُ فَأَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ ط بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ط

یہ رسالہ امیر اہل سنت دامت برکاتہم العالیہ سے کیے گئے سوالات اور ان کے جوابات پر مشتمل ہے

امیر اہل سنت سے والدین کے بارے میں سوال جواب

ذعائے جانشین عطار: یا اللہ پاک! جو کوئی 17 صفحات کا رسالہ ”امیر اہل سنت سے والدین کے بارے میں سوال جواب“ پڑھ یا سُن لے، اُسے والدین کی خدمت اور اطاعت کرنے والا بنا، ان کی نافرمانی سے محفوظ فرما اور اس کی بے حساب مغفرت فرما۔
 آمین بجاؤ خاتم التَّيْبِينَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ

دروذ شریف کی فضیلت

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے مجھ پر ایک مرتبہ دُرُودِ پَآک پڑھا اللہ پاک اس پر دس رحمتیں نازل فرمائے گا اس کے دس گناہ مٹا دے گا۔ (ابن حبان، 2/130 حدیث: 901)

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيبِ ❀❀❀ صَلَّى اللَّهُ عَلَى مُحَمَّدٍ

سوال: کچھ لوگ اپنے ماں باپ کی نافرمانی کرتے ہیں بلکہ ان کے ساتھ بہت بُرا سلوک کرتے ہیں، آپ ان کے لیے ایسی نصیحتیں ارشاد فرمادیں کہ وہ اپنے ماں باپ کے ساتھ اس روئے کو ختم کر دیں۔

جواب: ماں باپ کا دل ڈکھانے اور ان کی نافرمانی کرنے والوں کو دُنیا میں بھی سزا ملتی ہے اور وہ آخرت میں بھی سزا کے حق دار ہوتے ہیں۔ یاد رکھیے! ماں باپ کی فرماں برداری لازمی فرض ہے اور ان کی نافرمانی گناہ ہے۔ ماں باپ کی اطاعت کے حوالے سے کافی آیات اور روایات موجود ہیں۔ ماں باپ کی اہمیت کا اندازہ اس حدیثِ پاک سے کیجیے کہ پیارے

آقا صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا: الْجَنَّةُ تَحْتَ أَقْدَامِ الْأُمَّهَاتِ (جنت ماؤں کے قدموں کے نیچے ہے) (مسند شہاب، 1/102، حدیث: 119) یعنی ان کے ساتھ بھلائی کرنا جنت میں داخلے کا سبب ہے، جو بھلائی کرے گا وہ جنت میں جائے گا۔ بہارِ شریعت میں ہے: جس نے اپنی والدہ کا پاؤں چومنا تو یہ ایسا ہے جیسے جنت کی چوکھٹ یعنی دروازے کو بوسہ دیا۔ (بہارِ شریعت، 3/445، حصہ: 16) ماں باپ کے سامنے آواز بھی بلند نہیں کرنی چاہیے، نظریں نیچی رکھنی چاہئیں، ان کو دور سے آتا دیکھ کر تعظیماً کھڑے ہو جانا چاہیے، ان سے آنکھیں ملا کر ہرگز بات نہیں کرنی چاہیے، جب یہ بلائیں تو لَبَّيْكَ کہتے ہوئے فوراً حاضر ہو جانا چاہیے، ان کے ساتھ تمیز سے آپ جناب کر کے بات کرنی چاہیے اور ان کی آواز پر اپنی آواز بلند نہیں کرنی چاہیے۔ حضرت عَوْنِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ کی والدہ نے آپ کو بلایا تو جواب دیتے وقت آپ کی آواز کچھ بلند ہو گئی تو آپ نے اس کی وجہ سے دو غلام آزاد کیے۔

(حلیۃ الاولیاء، 3/45، رقم: 3103۔ اللہ والوں کی باتیں (مترجم)، 3/59)

دیکھا آپ نے! حضرت عَوْنِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ نے صرف والدہ کی آواز سے اپنی آواز بلند ہونے پر دو غلام آزاد کر دیئے، جو لوگ ماں باپ کی اہمیت نہیں جانتے انہیں اس سے درس حاصل کرنا چاہیے۔ یاد رکھیے! ماں باپ کی فرماں برداری کرنے کے بڑے فضائل اور نافرمانی میں عذاب کی وعیدات بھی ہیں۔ مکتبۃ المدینہ کے رسالے ”سمندری گنبد“ میں لکھا ہے: منقول ہے کہ ایک شخص کو اس کی ماں نے آواز دی مگر اس نے جواب نہیں دیا، اس پر اس کی ماں نے اسے بددعا دی تو وہ گونگا ہو گیا۔ (بر الوالدین للطرطوشی، ص 79) غور کیجیے کہ اس کے لیے کتنی بڑی آفت آئی واقعی یہ تو گونگا ہی سمجھ سکتا ہے کہ اس کے لیے کتنی مشکل ہوتی ہے لہذا ہمیں چاہیے کہ ماں باپ کی اطاعت و فرماں برداری کریں ورنہ دنیا میں بھی عذاب

ہے اور آخرت میں بھی عذاب ہے۔ حضرت امام احمد بن حنبلہ شافعی رحمۃ اللہ علیہ نقل کرتے ہیں کہ سَرَوْر کائنات، شاہِ مَوْجُودات صلی اللہ علیہ والہ وسلم کا فرمانِ عبرت نشان ہے: معراج کی رات میں نے کچھ لوگ دیکھے جو آگ کی شاخوں سے لٹکے ہوئے تھے میں نے پوچھا یہ کون لوگ ہیں؟ بتایا گیا یہ وہ لوگ ہیں جو دُنیا میں اپنے باپوں اور ماؤں کو بُرا بھلا کہتے تھے۔ (الزواجر عن اقتراف الکبائر، 2/139۔ جہنم میں لے جانے والے اعمال (مترجم)، 2/265) بہر حال جنہوں نے ماں باپ کو ستایا ہے وہ توبہ کریں، اپنے ماں باپ کو راضی کریں اور مُعافی بھی مانگیں۔ اگر ماں باپ دور ہیں تو فون یا کسی بھی طرح رابطہ کر لیں ان کے گھر پہنچ کر پاؤں پکڑ کر راضی کریں، یہ راضی ہیں تو آپ کی جنت ہے لہذا ان کو راضی کریں اور ان کے جو بھی جائز مطالبات ہوں وہ پورے کریں۔ (ملفوظات امیر اہل سنت، 3/443)

سوال: کیا جنت میں والدین بھی ہمارے ساتھ ہوں گے؟

جواب: اگر والدین ایمان پر دُنیا سے رخصت ہوئے اور اولاد بھی ایمان پر رخصت ہوئی تو پھر جنت میں ہی جانا ہے اور جنت میں سب اکٹھے رہیں گے۔ اسی طرح میاں بیوی اگر دونوں جنت میں گئے تو دونوں اکٹھے رہیں گے۔ (مجم صغیر، 1/229، حدیث: 541 ماخوذاً) (ملفوظات امیر اہل سنت، 1/413)

سوال: اگر کوئی شخص اپنے والدین سے محبت کرتا ہو لیکن ان کی خدمت نہ کرتا ہو تو کیا والدین سے محبت کرنے پر ثواب اور خدمت نہ کرنے پر گناہ ملے گا؟

جواب: اگر والدین کو خدمت کی ضرورت ہے اور یہ ان کی خدمت کرنے کے بجائے ان کا دل دکھاتا اور انہیں پریشان کرتا ہے تو یہ کیسی محبت ہے؟ عام لوگوں کے مقابلے میں والدین سے محبت تو فطرتاً ہوتی ہے۔ اگر واجب کو ترک کرے گا جو اس پر اپنے والدین کی طرف

سے لازم ہے تو گناہ گار ہوگا۔

(اس موقع پر مفتی صاحب نے فرمایا:) والدین سے محبت کرنے پر اسے فائدہ تو ملے گا، اگر والدین کی خدمت اس پر فرض یا واجب ہے کہ گھر میں کوئی دوسرا کمانے والا نہیں ہے، اسی پر ان کا نان و نفقہ لازم ہے تو اب خدمت نہ کرنے پر گناہ گار ہوگا۔

(ملفوظات امیر اہل سنت، 7/54)

سوال: اگر والدین اپنی اولاد سے کہیں کہ اب تمہاری اس گھر میں کوئی جگہ نہیں ہے تو اولاد کو کیا کرنا چاہیے؟

جواب: اس میں اولاد کے لیے بڑی آزمائش ہے۔ اولاد کو چاہیے کہ والدین سے لڑائی نہ کرے کہ اس کی اجازت نہیں ہے، والدین سے معافی مانگتی رہے، عاجزی کرے اور رورو کر والدین کے پاؤں پکڑ کر معافیاں مانگے۔ اگر سچی ندامت ہوئی تو اللہ پاک کی بارگاہ میں سُرخ روئی حاصل ہو جائے گی اور ان شاء اللہ مسئلہ حل ہو جائے گا۔ ماں باپ کو بھی ایسا نہیں کرنا چاہیے بلکہ اپنا دل نرم رکھیں، اگرچہ اولاد نے نافرمانیاں کی ہوں انہیں مُعاف کر دیا کریں۔ ممکن ہے آپ نے بھی اپنی جوانی میں اپنے ماں باپ کے ساتھ ایسے مسائل کیے ہوں۔ بہر حال سارے ماں باپ ایسے نہیں ہوتے کوئی کوئی ایسا ہوتا ہو گا لہذا لڑائی لڑائی مُعاف کرو اپنا دل صاف کرو اسی میں آخرت کی بھلائی ہے۔ (ملفوظات امیر اہل سنت، 2/309)

سوال: شادی کے بعد اپنے والدین سے علیحدہ ہو جانا کیسا ہے؟

جواب: اس کی چند صورتیں ہیں جیسے گھرننگ (یعنی چھوٹا) ہے اور والدین بھی یہی چاہتے ہیں کہ بیٹا الگ ہو جائے اس صورت میں الگ ہونے میں حرج نہیں۔ اگر گھر میں مسائل ہیں تو والدین کی رضامندی سے الگ ہو یعنی والدین خوشی سے اجازت دے دیں تو الگ ہو

جائے۔ صرف بیوی کی حمایت کرنا اور ماں کو بُرا بھلا کہنا اور اس طرح لڑ بھڑ کر الگ ہو جانا بہت بُرا ہے۔ بعض لوگ بوڑھے ماں باپ کو دھکا مار دیتے ہیں انہیں ایسا نہیں کرنا چاہیے، اگر بوڑھے ماں باپ کی طرف سے کچھ آزمائش ہو تب بھی اپنی بیوی کی ذہن سازی کرنی چاہیے، اسے سمجھانا چاہیے کہ ”اُن کا بڑھاپا ہے صبر کرو، برداشت کرو اور تم زبان مت چلاؤ، اِن شاء اللہ آہستہ آہستہ سارے مسائل حل ہو جائیں گے۔“ جب بہو زبان کھولتی ہے تو معاملہ خراب ہو جاتا ہے، اس طرح سمجھا کر کام چلایا جائے۔ (ملفوظات امیر اہل سنت، 3/533)

سوال: بعض اوقات والدین بلا وجہ سمجھانا شروع کر دیتے ہیں، حالانکہ ہماری کوئی غلطی نہیں ہوتی، تو اس وقت غصہ آجاتا ہے، ایسی صورت میں کیا کرنا چاہیے؟

جواب: آپ اپنے پاس ایک کاؤنٹر (ڈیجیٹل تسنج جو وظائف کو شمار کرنے میں مدد دیتی ہے) رکھ لیں اور جب کبھی ایسا ہو تو دُرود شریف پڑھنا شروع کر دیں، اِن شاء اللہ یہ دُرود شریف آپ کو ٹھنڈا کر دے گا۔ اگر ماں یا باپ پر غصہ اتاریں گے تو معاملہ خراب ہو جائے گا، لہذا صبر کریں اور قفلِ مدینہ لگا کر دُرود شریف پڑھیں۔ نیز جب ماں باپ خاموش ہو جائیں تو موقع کی مناسبت سے انتہائی پیار اور محبت کے ساتھ ان کو سمجھائیں۔ البتہ اگر آپ کو لگے کہ میرے سمجھانے سے مزید برسات شروع ہو جائے گی تو خاموش رہیں۔

ماں باپ کو بھی چاہیے کہ بے موقع بغیر سوچے سمجھے اولاد پر نہ برسائیں کہ اس طرح اولاد باغی ہو جاتی ہے، پھر ماں باپ کو سخت آزمائش کا سامنا کرنا پڑتا ہے، لہذا والدین اور اولاد دونوں کو ہی ظلم سے بچنا چاہیے۔ (ملفوظات امیر اہل سنت، 5/365)

سوال: کیا ہر کام کے لئے والدین سے اجازت لینا ضروری ہے؟

جواب: اتنا چھوٹا بچہ جو نا سمجھ ہو، عُرف میں جس کے باہر نکلنے سے والدین تشویش کرتے ہیں تو والدین کو چاہئے کہ وہ اُس بچے کو اجازت لینے کی عادت ڈالیں اور اُسے سمجھائیں کہ بغیر اجازت کہیں بھی نہ جائے۔ بچہ نا سمجھ ہوتا ہے وہ خود بخود تو اجازت نہیں لے گا لہذا اُس کی اجازت لینے کی عادت بنانی ہوگی۔ جب میں چھوٹا مگر سمجھدار تھا تب بھی میری ماں مجھے کہتی تھیں: باہر روڈ پر نہیں جانا۔ ہمارے گھر کے پیچھے روڈ تھا اور روڈ پار کر کے ککری گراؤنڈ تھا تو کہتی تھیں: گراؤنڈ میں نہیں جانا۔ میں گراؤنڈ میں جانے سے ڈرتا تھا کہ ماں نے منع کیا ہے۔ ماں باپ بچے کے بھلے کے لئے منع کرتے ہیں، اس لئے ماں باپ سے اجازت لیننی چاہئے۔ اگر بچہ سمجھدار ہو چکا ہے اور ماں باپ کو اس کے باہر نکلنے سے تشویش بھی نہیں ہوتی اور بچہ ماں باپ سے پوچھے بغیر نماز کے لئے مسجد یا پڑھنے کے لئے مدرسے اور جامعہ چلا جاتا ہے اور ماں باپ کو پتا بھی ہے تو ظاہر سی بات ہے کہ ماں باپ کو بُرا نہیں لگے گا، مگر اجازت لے لینا اچھا ہے۔ (ملفوظات امیر اہل سنت، 6/361)

سوال: کیا اولاد جو بھی نیک عمل کرے اُس کا ثواب والدین کو پہنچتا رہتا ہے یا انہیں ایصالِ ثواب کریں گے تب ہی ثواب پہنچے گا؟

جواب: اگر بیٹا چاہتا ہے کہ میں پیارے آقا صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی سنت ادا کروں، داڑھی رکھوں، لیکن ماں باپ اُس کو ڈانٹتے اور جھاڑتے ہیں کہ ”تو مُلا بنے گا؟ حجام بنے گا؟ کباب بیچے گا؟ مت مُلا! گہرائی میں نہیں جانا“ ایسے بھی واقعات ہوئے ہیں کہ نیند میں داڑھی کاٹ دی، کبھی عمامہ پھاڑ دیا تو ایسی صورت میں جب بیٹا داڑھی رکھ رہا ہے، علم دین سیکھنے کے لئے نیک لوگوں کے پاس جا رہا ہے اور اجتماعات میں شرکت کر رہا ہے، اور ماں باپ روک

رہے ہیں تو مرنے کے بعد انہیں بیٹے کے ان نیک اعمال کا ثواب تھوڑی ملے گا، ماں باپ تو بیٹے کو نیکیوں سے روک کر گناہ گار ہو رہے ہیں اور ”ولید بن مَغیرہ“ کی نیابت کا حق ادا کر رہے ہیں۔ قرآن کریم میں ”ولید بن مَغیرہ“ کے 10 عیوب بیان ہوئے ہیں جن میں یہ بھی ہے: ﴿مَنَّا لِلْحَبِیْرِ﴾⁽¹⁾ (ترجمہ کنز الایمان: بھلائی سے بڑا روکنے والا)۔ تو جو لوگ نیکی اور بھلائی سے روکتے ہیں خواہ ماں باپ ہوں یا کوئی اور، وہ اس آیت کے تحت آئیں گے۔ میں کوئی مسجد بناؤں تو مجھے ثواب ملے گا، مسجد کے لئے چندہ دوں تو ثواب ملے گا، مُفت میں مسجد کے لئے مَرّ دوری کروں تو مجھے ثواب ملے گا، محلے میں مسجد بن رہی ہے اور میرا دل خوش ہو رہا ہے تو ہو سکتا ہے کہ اس پر بھی مجھے ثواب مل جائے، لیکن میں خار کھاؤں کہ ”یہ مسجد کیوں بنا رہے ہیں؟ اتنی جگہ گھیر لی، یہ کر لیا وہ کر لیا“ تو پھر مجھے تھوڑی ثواب ملے گا۔ والدین کو ثواب اُس صورت میں ملتا ہے کہ وہ اپنی اولاد کو نیک کام پر لگائیں، اس کے لئے کوشش کریں اور علم دین پڑھا کر دُنیا سے رُخصت ہوں۔ (صراط الجنان، پ 1، البقرة، تحت الآیة: 132، 1/ 212)

ثواب پہنچنے کی ایک صورت یہ بھی ہے کہ اولاد جو بھی نیکی کرتی ہے اُس کا ایصالِ ثواب کرے، تب انہیں ثواب پہنچے گا۔ والدین اگر کوئی نیک اولاد چھوڑ کر جائیں اور وہ والدین کے لئے دُعا کرے تو والدین کو ثواب ملتا ہے۔ (مسلم، ص 684، حدیث: 4223 باخوذا) کسی کے پیچھے اگر ایسی اولاد موجود ہو تو یہ بڑی سعادت کی بات ہے۔ لیکن سچی بات یہ ہے کہ آج کل بچوں کو دُعا کرنا بھی نہیں آتی۔ رَمضان میں قرآن کریم ختم کرنے کے بعد ہم جیسوں کو ڈھونڈتے ہیں کہ ”میں نے قرآن پڑھا ہے، آپ بخش دینا۔“ میرے ساتھ ایسا کئی بار

ہوا ہے۔ لوگوں کو یہ نہیں پتا ہوتا کہ قرآن پڑھ کر بخشیں گے کیسے؟ جیسے بس مولانا ہی ہے جو قبر کا دروازہ کھول کر اندر ثواب اُتار سکتا ہے۔ ظاہر ہے کہ اس سب کی وجہ نیک ماحول سے دوری ہوتی ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ دَعْوَتِ اِسْلَامِی کے دینی ماحول سے وابستہ لوگوں کو پتا ہوتا ہے کہ ثواب کیسے پہنچتا ہے؟ جو ماں باپ اولاد کو نیک کاموں سے روکتے ہیں اور مَعَاذَ اللّٰہِ نیکی سے چڑتے ہیں، تو بعض صورتوں میں کفر کا اندیشہ بھی ہوتا ہے۔ یہ بڑا خوفناک معاملہ ہے۔ ہمیں نیکی سے چڑھو اس سے پہلے ہی اللہ ہمارا خاتمہ ایمان پر فرمادے۔

(ملفوظات امیر اہل سنت، 5/106)

سوال: اگر والدین روزہ نہ رکھتے ہوں تو بچے کس طرح انہیں سمجھائیں؟

جواب: بچوں کو چاہیے کہ وہ اپنے والدین کے لئے دُعا کریں اور ”فیضانِ رمضان“ (1) کتاب سے روزہ رکھنے کے فضائل اور نہ رکھنے کی وعیدات پر مشتمل روایات کا اس طرح دَرس دیں کہ وہ بھی سُن لیں۔ اللہ پاک چاہے گا تو انہیں روزے رکھنے کی توفیق مل جائے گی۔

(ملفوظات امیر اہل سنت، 7/44)

سوال: ہم اپنے والدین کو کس طرح نیکی کی دعوت دیں؟

جواب: آپ اپنے والدین کی فرمانبرداری کر کے انہیں نیکی کی دعوت دے سکتے ہیں۔ اگر والدین کی فرمانبرداری کریں گے، اُن کے سامنے نظریں نیچی کر کے دھیمی آواز سے بات

①... ”فیضانِ رمضان“ یہ شیخ طریقت، امیر اہل سنت حضرت علامہ مولانا محمد الیاس عطار قادری رضوی دامت بَرَکاتُہُم العالیہ کی 460 صفحات پر مشتمل اپنی کتاب ہے، اس کتاب میں 10 عُنوانات ہیں: (1) فضائلِ رمضان شریف (2) احکام روزہ (3) فیضانِ تراویح (4) فیضانِ لیلة القدر (5) الوداعِ ماہِ رمضان (6) فیضانِ اعتکاف (7) فیضانِ عید الفطر (8) نفل روزوں کے فضائل (9) روزہ داروں کی 12 حکایات (10) معتکفین کی 40 مدنی بہاریں۔ (شعبہ ملفوظات امیر اہل سنت)

کریں گے اور جب وہ آئیں تو ان کے آگے ہاتھ باندھ کر تعظیماً کھڑے ہو جائیں گے تو یوں جب آپ ان کے ساتھ اچھا سلوک کر کے ان کا خوب ادب و احترام کریں گے تو یہ بہترین نیکی کی دعوت ثابت ہوگی اور پھر آپ جو بات ان سے کہیں گے وہ مان لیں گے۔ یاد رہے! اولاد پر ماں باپ کا یہ حق بھی ہے کہ وہ ان کی تعظیم کرے، ان کا دل خوش کرے اور ان کی فرمانبرداری کرے۔ اگر آپ ماں باپ سے اڑا اڑی کریں گے تو اس طرح نہ ماں باپ کو اور نہ ہی کسی عام آدمی کو نیکی کی دعوت دی جاسکتی ہے۔ ہمارے یہاں ہوتا یہ ہے کہ عوام کے سامنے تو ”جی جناب“، ”لبیک“ اور مسکرا کر بچھے بچھے جاتے ہیں اور ماں باپ کے سامنے بے شرم کی طرح چیخ چیخ کر بات کرتے ہیں تو ایسی صورت میں ان پر نیکی کی دعوت کس طرح اثر کرے گی۔⁽¹⁾ (ملفوظات امیر اہل سنت، 2/240)

سوال: والدین میں اگر علیحدگی ہو جائے تو ایسی صورت میں اولاد کیا کرے؟

جواب: والدین میں اگر علیحدگی ہو جائے تو ایسی صورت میں اولاد کو ماں اور باپ دونوں کے ساتھ انصاف کرنا چاہیے۔ اولاد کو یہ بات ذہن میں رکھنی چاہیے کہ طلاق دینے کے بعد باپ، باپ ہونے سے خارج نہیں ہو جاتا بلکہ باپ ہی رہتا ہے لہذا باپ کے حقوق کی ادائیگی ضروری ہے۔ چونکہ عام طور پر ماں بچوں پر حاوی ہوتی ہے اس لیے ایسے موقع پر جو ان بچے ماں کا ساتھ دے کر باپ کو گھر سے نکال دیتے ہیں۔ اسی طرح بعض اوقات علیحدگی کے بعد ماں بچوں کو اپنے باپ سے ملنے جملنے سے روکنے کے لیے اس طرح کی دھمکیاں دیتی ہے کہ

1... اعلیٰ حضرت مولانا شاہ امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ماں باپ اگر گناہ کرتے ہوں تو ان سے بہ نرمی و ادب گزارش کرے اگر مان لیں بہتر ورنہ سختی نہیں کر سکتا بلکہ غیبت (یعنی ان کی غیر موجودگی) میں ان کے لئے دُعا کرے۔ (فتاویٰ رضویہ، 21/157)

اگر اپنے باپ سے ملنے گئے تو دودھ مُعاف نہیں کروں گی! ایسی صورت میں بچوں کو چاہیے کہ اپنی ماں کا حکم نہ مانیں، چُھپ کر باپ کے ساتھ تعلُّقات قائم رکھیں اور اگر باپ کو پیسوں کی ضرورت ہو تو اُس کے لیے اپنی جیب اور تجوری کا مُنہ کھلا رکھیں کہ اس طرح کرنے سے اللہ پاک اُنہیں مالا مال کر دے گا۔ لڑائی جھگڑے میں اگر ماں حق پر تھی اس کے باوجود باپ نے غصے میں طلاق دے ڈالی تب بھی اولاد کو باپ کے ساتھ حُسن سلوک سے پیش آنا چاہیے ورنہ قیامت کا دن تو دُور کی بات ہے ماں باپ کے نافرمان کو دُنیا ہی میں سزا دے دی جاتی ہے۔

الحمد للہ معاشرے میں ایسے قابلِ تحسین بچے بھی ہیں جو ماں باپ میں علیحدگی ہونے کے بعد فساد سے بچنے کے لیے ماں سے چُھپ چُھپ کر باپ کی مالی مدد کرتے اور علاجِ مُعالجے کے اخراجات اُٹھاتے ہیں۔ ماں کو بھی چاہیے کہ اگر طلاق وغیرہ ہو جائے تو دل بڑا رکھے اور اولاد کو باپ کی نافرمانی کے گناہ پر نہ اُبھارے بلکہ ہو سکے تو اولاد کو یہ سمجھائے کہ میرے اور تمہارے والد کے درمیان جو کچھ ہو اس سے صرفِ نظر کرو اور میری بھی خدمت کرو اور اپنے باپ کا بھی خیال رکھو۔ اگر اولاد نے ماں یا باپ میں سے کسی پر ظلم کیا ہے تو قدموں میں پڑ کر مُعافی مانگے اور اللہ پاک سے توبہ بھی کرے۔ اکثر و بیشتر مُعاملہ طلاق تک نہیں پہنچتا اور ماں باپ لڑ جھگڑ کر الگ ہو جاتے ہیں ایسی صورت میں اولاد کو چاہیے کہ والدین میں صلح کروادے کہ قرآن پاک میں ہے: ﴿وَالصُّلْحُ خَيْرٌ﴾ (پ5، النساء):

(128) ترجمہ کنز الایمان: ”اور صلح خوب ہے۔“ اور اگر صلح نہ ہو پائے تو دونوں کی خدمت کرے اور ایسا ہرگز نہ ہو کہ ایک کی خدمت کرے اور دوسرے کو چھوڑ دے۔ جس طرح ماں باپ اولاد کو بچپن میں بستر گندا کرنے اور شرارتیں کر کے گھر کے برتن توڑنے کے

باوجود چھوڑ نہیں دیتے کیونکہ اس وقت اولاد کو ماں باپ کی ضرورت ہوتی ہے اسی طرح اولاد کو بھی چاہیے کہ جب وہ بڑی ہو جائے تو ماں باپ سے وفا کرے اور انہیں ہرگز نہ چھوڑے کیونکہ اس وقت ماں باپ کو بھی اولاد کی ضرورت ہوتی ہے۔

(ملفوظات امیر اہل سنت، 1/188)

سوال: اگر والد صاحب دوسری شادی کر لیں اور پہلی زوجہ کی اولاد سے ملنا جُلنا چھوڑ دیں تو ایسی صورت میں اولاد کیا کرے؟

جواب: ایسی صورت میں پہلی زوجہ کی اولاد صبر کرے اور اپنے والد صاحب سے ملنے جُلنے کی کوشش کرے۔ اگر اولاد اپنے والد صاحب کی خدمت کرے گی تو وہ بھی ضرور اُن سے میل جول رکھیں گے۔ جو اولاد یہ کہتی ہے کہ باپ ہم سے ملتا جلتا نہیں اس لیے ہم بھی اپنے باپ سے میل جول نہیں رکھیں گے، اگر باپ دُنیا سے چلا جائے تو یہی اولاد وراثت کا مال حاصل کرنے کے لیے دوڑ پڑے گی اور خواب میں بھی باپ کا چھوڑا ہوا مال لینے سے انکار نہیں کرے گی۔ اگر اولاد امیر اور باپ غریب ہو تب بھی اولاد کو اللہ پاک کی رضا اور حصولِ جنت کے لیے اپنے باپ کی خدمت کرنی چاہیے۔ جنت کی کوئی قیمت نہیں کہ اُسے پیسوں اور خزانوں سے حاصل کیا جاسکے البتہ ماں باپ کی خدمت کے ذریعے اللہ پاک کو راضی کر کے حاصل کی جاسکتی ہے۔ (ملفوظات امیر اہل سنت، 1/189)

سوال: اولاد کن صورتوں میں ماں باپ کے ساتھ قطع تعلق کر سکتی ہے؟

جواب: اگر والدین معاذ اللہ ایمان سے پھر کر مُرتد ہو جائیں تو بے شک ان سے رشتہ ختم کر دیا جائے۔ (فتاویٰ رضویہ، 21/278 طحطا) اگر نَعُوذُ بِاللّٰهِ وہ اولاد کے دین کو نقصان پہنچانے کے دَرپے ہو جائیں مثلاً وہ چاہتے ہیں کہ اولاد کو اپنے جیسا بنا لیں تب تو زیادہ خطرناک معاملہ

ہے لہذا ایسی صورت میں اولاد ان سے اور بھی دور بھاگے۔ بہر حال اگر والدین مُرتد ہوں تو ان سے رشتہ توڑنا ہو گا۔ اصلی کافر وہ ہوتا ہے جو شروع سے ہی کافر ہو اور مُرتد وہ جو مسلمان ہونے کے بعد کافر ہو۔ اصلی کافر کے مقابلے میں مُرتد کے احکام زیادہ سخت ہیں اور کافر کے مقابلے میں مُرتد کو عذاب بھی زیادہ شدید ہو گا۔ (ملفوظات امیر اہل سنت، 2/415)

سوال: والدین اگر غلطی ہونے یا نہ ہونے پر بددُعا دیتے ہوں تو کیا اولاد کے حق میں ان کی بددُعا قبول ہوتی ہے؟

جواب: ماں باپ کی دُعا اور بددُعا اولاد کے حق میں قبول ہے۔⁽¹⁾ لہذا ان کی دُعا لینا چاہیے اور بددُعا سے بچنا چاہیے۔ جب کوئی قصور ہوتا ہو گا تو ماں باپ غصے میں آکر بددُعا دیتے ہوں گے ورنہ بے موقع نہیں دیتے ہوں گے۔ ماں باپ کو چاہیے کہ وہ اپنی اولاد کو صرف دُعاؤں سے نوازیں اور بددُعا نہ کریں کہ بے چاری اولاد کہیں کی نہیں رہے گی۔

(ملفوظات امیر اہل سنت، 3/97)

سوال: بعض شادیوں میں دو لہے کے ماں باپ یہ چاہتے ہیں کہ شادی میں گانے باجے، شور و غل اور موج مستیاں ہوں جبکہ دولہا اس کے خلاف ہوتا ہے تو کیا اس صورت میں دولہا اپنے ماں باپ کی مخالفت کر سکتا ہے؟ کیا یہ ماں باپ کی نافرمانی کہلائے گی؟

جواب: اللہ پاک ہمارے حال پر رحم فرمائے کہ ہم گناہوں سے بچ کر شادیاں اور دیگر تقریبات کرنے میں کامیاب ہو جائیں۔ یہ ہمیشہ یاد رکھیے کہ جہاں اللہ پاک کا حکم آجائے وہاں کسی دوسرے کا حکم نہیں مانا جاتا اس لیے اللہ پاک نے جن کاموں سے منع کیا ہے اگر

①... اولاد کے حق میں باپ کی دُعا قبول ہے اور بددُعا بھی، والد سے مُراد ماں باپ دونوں ہیں دادا بھی اس میں داخل ہے کہ بالواسطہ وہ بھی والد سے ہے۔ (مرآة المناجیح، 3/301)

ماں باپ انہیں کرنے کا کہیں تو وہ کام نہیں کیے جائیں گے اور اس صورت میں ماں باپ کی نافرمانی کا گناہ بھی نہیں ملے گا بلکہ ضروری ہے کہ اس معاملے میں ماں باپ کی بات نہ مانی جائے اور اللہ پاک اور رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بات مانی جائے۔ (تفسیر خازن، پ 21، لقنن، تحت الآیۃ: 15، 3/470-471) گانے باجے گناہوں کے کام ہیں جبکہ اللہ پاک اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے گناہوں سے منع کیا ہے اس لیے شادیوں میں یہ نہیں ہونے چاہئیں لہذا اگر دولہا نہیں کرنے دیتا اور ماں باپ کو منع کرتا ہے تو وہ صحیح کرتا ہے۔ ماں باپ کو بھی چاہیے کہ خوشی کے موقع پر وہ بچوں کا ویسے ہی مان رکھتے ہیں تو ایسے مان کو بھی رکھنا چاہیے اور ہمیشہ کے لیے ان گناہوں سے بلکہ سب گناہوں سے توبہ کرنی چاہیے۔

(ملفوظات امیر اہل سنت، 2/498)

سوال: جو اولاد اپنے والدین کو زندگی میں راضی نہ کر سکے وہ ان کی وفات کے بعد کون سا ایسا عمل کرے جس سے ان کے والدین ان سے راضی ہو جائیں؟

جواب: جن کے والدین ناراضی کی حالت میں انتقال کر گئے ہوں انہیں چاہیے کہ وہ اپنے والدین کے لیے بکثرت دُعاے مَغْفِرَت کریں کیونکہ فوت شدگان کے لیے سب سے بڑا تحفہ دُعاے مغفرت ہے۔ چنانچہ اللہ پاک کے حبیب، حبیبِ لیبِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: کسی کے ماں باپ دونوں یا ایک کا انتقال ہو گیا اور یہ ان کی نافرمانی کرتا تھا، اب ان کے لیے ہمیشہ استغفار کرتا رہتا ہے، یہاں تک کہ اللہ پاک اس کو نیکو کار لکھ دیتا ہے۔ (شعب الایمان، 6/202 حدیث: 7902) نیز اولاد کو چاہیے کہ اپنے والدین کے لیے دُعاے مغفرت کے ساتھ ساتھ فاتحہ خوانی یا رُود شریف وغیرہ پڑھ کر کثرت سے ایصالِ ثواب کا سلسلہ جاری رکھے کہ جب اولاد کی طرف سے انہیں خوب ایصالِ ثواب پہنچے گا تو اللہ پاک کی رحمت سے

اُمید ہے کہ وہ اپنی اولاد سے راضی ہو جائیں گے۔ اپنے والدین اور دیگر عزیز و اقارب کے ایصالِ ثواب کی نیت سے مکتبۃ المدینہ کے مدنی رسائل بھی تقسیم کیے جاسکتے ہیں۔ نیز اگر کوئی اپنے والدین یا دیگر عزیز و اقارب کے ایصالِ ثواب کے لیے مدنی رسائل تقسیم کرنا چاہے اور اُن پر اپنے والدین وغیرہ کا نام یا اپنا پتہ وغیرہ لکھوانا چاہے تو وہ مکتبۃ المدینہ سے رابطہ کر لے۔^(۱) (ملفوظات امیر اہل سنت، 1/184)

سوال: کیا والدین کو ان کی قبر میں اپنی اولاد کی زندگی کے بارے میں پتا چل سکتا ہے؟
جواب: فوت شدہ والدین پر ہر جمعہ کو ان کی اولاد کے اچھے بُرے اعمال پیش ہوتے ہیں، جب اولاد کی نیکیاں دیکھتے ہیں تو ان کا چہرہ خوشی سے کھل اُٹھتا ہے، اس پر خوشی کے آثار ہوتے ہیں اور جب بُرائیاں اور گناہ دیکھتے ہیں تو ان کے چہرے پر کدورت کے آثار ہوتے ہیں۔ (نوادر الاصول، الجزء ۱، ص ۶۷۱، حدیث: ۹۲۵) یعنی ان کا چہرہ مُر جھا جاتا ہے۔

(ملفوظات امیر اہل سنت، 4/389)

سوال: اگر کسی کے والدین غیر مسلم ہوں تو وہ نماز میں پڑھی جانے والی دعا ﴿رَبِّ اجْعَلْنِي مُقِيمَ الصَّلَاةِ﴾ جس میں والدین کی مغفرت کی بھی دعا ہے، اُس میں کیا نیت کرے؟

جواب: کفریہ کلمات کے بارے میں سوال جواب صفحہ نمبر 77 تا 78 پر ہے: ”سوال: اگر کسی کے والدین یا دونوں میں سے ایک کافر یا مرتد ہو تو وہ فیضانِ سنت کا درس دینے کے بعد یہ دعا: ”یا اللہ ہماری، ہمارے ماں باپ کی اور ساری اُمت کی مغفرت فرما“ کر سکتا ہے یا نہیں؟

①... والدین یا دیگر عزیز و اقارب کے ایصالِ ثواب کے لیے مدنی رسائل تقسیم کرنے کیلئے اس ایڈریس پر رابطہ کیجیے:

Fb/ maktabatulmadina03112686522 twitter/ maktabatulmadina
 order@maktabatulmadina.com www.maktabatulmadina.com

نیز نماز میں اس قرآنی دعا ﴿رَبِّ اجْعَلْنِي مُقِيمَ الصَّلَاةِ...﴾ کا یہ حصہ ﴿رَبَّنَا اغْفِرْ لِي وَ لِوَالِدَيْ...﴾ (یعنی اے ہمارے پروردگار! میری اور میرے ماں باپ کی مغفرت فرما۔ الخ) پڑھے یا نہیں؟ **جواب:** اگر والدین کا فرہوں تو ان کے لئے دعائے مغفرت کرنا گھر ہے۔ (تفسیر کبیر، پ 11، التوبہ، تحت الآیۃ: 114، 6/159) اس لئے درس فیضانِ سنت میں دُعا کے یہ الفاظ ”ہمارے ماں باپ کی“ نہ بولے بلکہ اس طرح دعا کرے: یا اللہ! ہماری اور ساری امت کی مغفرت فرما۔ نماز میں بھی ایسی دُعا نہیں پڑھ سکتا (جس میں والدین کی مغفرت کی دعا ہو)۔ اگر سوال میں مذکور دُعا کا ترجمہ جانتا ہے کہ والدین کی بخشش کی دُعا اس میں ہے اور جانتا ہے کہ اس کے والدین کا فریا مرتد ہیں پھر بھی جان بوجھ کر اپنے والدین کی مغفرت کی نیت سے اس نے یہ دُعا کی تو اس دُعا کرنے والے پر حکم کفر ہے اور توبہ و تجدید ایمان (یعنی نئے سرے سے ایمان لانا) اُس پر فرض ہے۔ (فتاویٰ رضویہ، 21/228) (ملفوظات امیر اہل سنت، 3/203)

سوال: اولاد کمار ہی ہوتی ہے اور والدین بڑھاپے کو پہنچ چکے ہوتے ہیں تو ایسے میں اولاد یہ سوچتی ہے کہ ابھی والدین کو حج کروادیتے ہیں ہم بعد میں کر لیں گے کیا ایسا کرنا ذرُست ہے؟

جواب: اگر حج کی شرائط پائے جانے کی وجہ سے اولاد پر حج فرض ہو گیا ہے تو اب انہیں خود حج کرنا ہو گا یہاں تک کہ اگر ماں باپ اجازت نہ بھی دیں تب بھی فرض حج ادا کرنے کے لیے جانا ہو گا۔⁽¹⁾ (ملفوظات امیر اہل سنت، 3/37)

سوال: حج کے فارم فل ہو رہے ہیں اور حج کی تیاریاں ہو رہی ہیں۔ اگر کسی کے والدین دنیا

①... بہار شریعت، 1/1051، حصہ: 6، ماخوذاً: صدر الشریعہ، بدر الطریقہ مفتی امجد علی اعظمی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: جب حج کے لیے جانے پر قادر ہو حج فوراً فرض ہو گیا یعنی اسی سال میں اور اب تاخیر گناہ ہے اور چند سال تک نہ کیا تو فاسق ہے اور اس کی گواہی مرد و دگر جب کریگا ادا ہی ہے قضا نہیں۔ (بہار شریعت، 1/1051، حصہ: 6)

سے چلے گئے تو کیا ان کے لئے حجّ بدل کروا سکتے ہیں؟ اگر کوئی اپنے مرحومین کے ایصالِ ثواب کے لئے کسی کوچ پر بھیجنا چاہے تو کیا مرحوم کو اس کا ثواب ملے گا؟

جواب: حجّ بدل کے بہت مسائل ہیں۔ جب بھی حجّ بدل کروانا ہو تو دعوتِ اسلامی کے مکتبۃ المدینہ کی کتاب رفیقُ الحرمین اور بہارِ شریعت میں موجود مسائل دیکھ لینے چاہئیں۔ (رفیقُ الحرمین، ص 208-214۔ بہارِ شریعت، 1/1199-1210)۔ حجّ بدل کروانے والا بھی مسائل دیکھے اور حجّ بدل کرنے والا بھی مسائل کا مطالعہ کرے۔ خالی کسی نے بول دیا کہ حجّ بدل کر لو اور ہم بھی خوش ہو گئے کہ بھائی خرچہ مل گیا اور آقا نے بلا لیا۔ ایسا نہ ہو۔ حجّ بدل کروا سکتے ہیں، لیکن اُس سے کروانا چاہیے جو حجّ بدل کے مسائل جانتا ہو۔ عام لوگ حجّ بدل کے مسائل نہیں جانتے۔ والدین کی طرف سے حجّ بدل کروانا بڑا ثواب کا کام ہے۔ جو اپنے والدین کے نام پر حجّ کرے گا اس کو 10 حجّ کا ثواب ملے گا۔ (دارِ قطنی، 2/329، حدیث: 2587) بہر حال اپنے والدین اور اپنے عزیزوں کی طرف سے، نیز غوثِ پاک اور خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ علیہما کے ایصالِ ثواب کے لئے حجّ بدل کروانا چاہیے۔ الحمد للہ دعوتِ اسلامی میں بھی یہ ترکیب ہے کہ ہم لوگ حجّ بدل پر بھیجتے ہیں، جیسے ہم دارُالافتاءِ اہل سنت کے علما کو حجّ کرواتے ہیں، ہماری کوشش ہوتی ہے کہ دارُالافتاءِ اہل سنت کا ہر عالم حجّ کرے، تاکہ مسائل کا پریکٹکل ہو جائے اور اُمت کی راہ نمائی کرنا آسان ہو۔

(اس موقع پر رکنِ شوریٰ حاجی عبدالجیب عطاری نے فرمایا:) دعوتِ اسلامی کی مجلس حج و

عمرہ کی جانب سے اپنے عزیزوں کے ایصالِ ثواب کی خاطر اسلامی بھائیوں کو حجّ بدل پر بھیجنے والوں کے لئے کوئی دعا فرمادیتے۔

(اس موقع پر امیر اہل سنت دامت برکاتہم العالیہ نے یہ دعا فرمائی:)

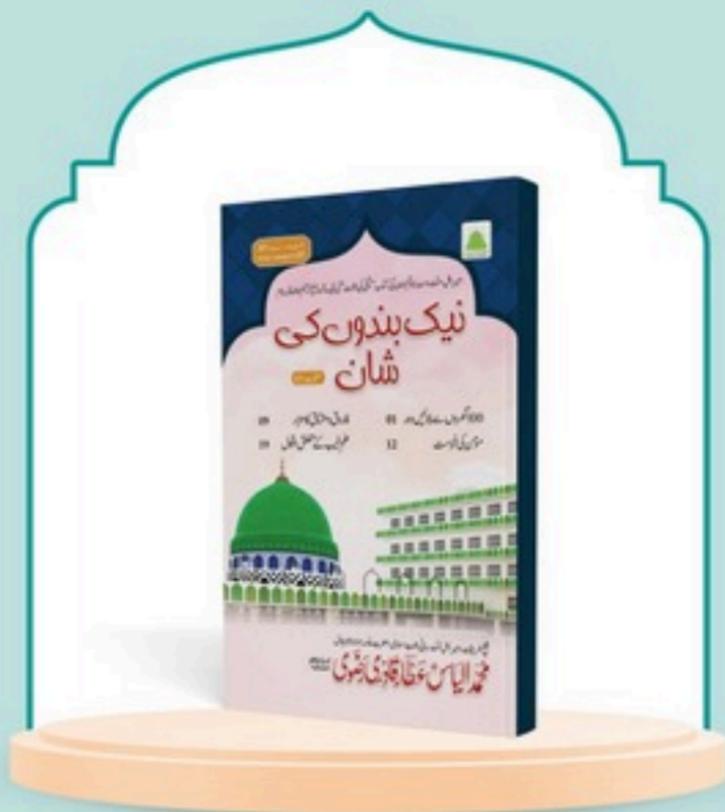
یا رب مصطفیٰ جَلَّ جَلَالُہ
 وصلی اللہ علیہ والہ وسلم! جو کوئی دعوتِ اسلامی کی مجلس حج و عمرہ کے ذریعے اپنے عزیزوں کے ایصالِ
 ثواب کے لئے یا ویسے ہی نفل حج کے لئے کسی کو بھیجنے کی رقم وغیرہ فراہم کرے، مولائے
 کریم اُس کا ایمان سلامت رکھ، بُرے خاتمے سے بچا، یا اللہ! اُسے آفات و بلیات سے محفوظ
 رکھ، دونوں جہان کی بھلائیاں اس کا مقدر کر اور اس کی بے حساب مغفرت فرما۔

(ملفوظات امیر اہل سنت، 5/263)

سوال: اگر والدین کا انتقال ہو چکا ہو تو کیا ان کے نام کی قربانی کی جاسکتی ہے؟

جواب: بے شک کی جاسکتی ہے۔ اگر آپ کے پاس حصے والا بڑا جانور ہے تو اس میں بھی
 اپنے مرحوم والدین کے نام ڈال سکتے ہیں اور یہ قربانی ان کی طرف سے ایصالِ ثواب والی
 قربانی ہو جائے گی۔ (فتاویٰ رضویہ، 20/597) (ملفوظات امیر اہل سنت، 5/246)

اگلے ہفتے کا رسالہ



978-969-722-407-4



01082405



فیضانِ مدینہ، محلہ سودا گران، پرانی سبزی منڈی کراچی

UAN +92 21 111 25 26 92 0313-1139278

www.maktabatulmadinah.com / www.dawateislami.net

feedback@maktabatulmadinah.com / ilmia@dawateislami.net